بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۷/۷۲ | جمعرات ۲۱ رجب ۱۴۰۳ھ، ۵ ہجرت ۱۳۶۲ھ، ۵ مئی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۰۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کا حقیقی نُور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پاکر روشنی عطا کی

اس سے پہلے دُنیا کیا تھی اور اس کے آنیکے بعد کیا ہوئی۔ یہ ایسا سوال نہیں جس کے جواب میں کچھ دِقّت ہو

"دنیا میں ایک رسول آیا تاکہ ان بہروں کو کان بخشے کہ جو نہ صرف آج سے بلکہ صدہا سال سے بہرے ہیں۔ کون اندھا اور کون بہرا؟ وہی جس نے توحید کو قبول نہیں کیا اور نہ اس رسول کو جس نے نئے سرے سے زمین پر توحید کو قائم کیا، وہی رسول جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان سے بااخلاق یعنی سچے اور واقعی اخلاق کے مرکز اعتدال پر قائم کیا اور پھر بااخلاق انسان سے باخدا ہونے کے الٰہی رنگ سے رنگین کیا، وہی رسول ہاں وہی آفتابِ صداقت جس کے قدموں پر ہزاروں مردے شرک اور دہریت اور فسق وفجور کے جی اٹھے اور عملی طور پر قیامت کا نمونہ دکھلایا..... جس نے مکہ میں ظہور فرما کر شرک اور انسان پرستی کی بہت سی تاریکی کو مٹایا۔ ہاں دنیا کا حقیقی نُور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پاکر فی الواقع وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا اس کے پہلے دنیا کیا تھی؟ اور پھر اس کے آنے کے بعد کیا ہوئی۔ یہ ایک ایسا سوال نہیں ہے جس کے جواب میں کچھ دقت ہو۔ اگر ہم بے ایمانی کی راہ اختیار نہ کریں تو ہمارا کانشنس ضرور اس بات کے منوانے کے لیے ہمارا دامن پکڑے گا کہ اس جناب عالیؐ سے پہلے خدا کی عظمت کو ہر ایک ملک کے لوگ بھول گئے تھے۔ اور اس سچے معبود کی عظمت اوتاروں اور پتھروں اور ستاروں اور درختوں اور حیوانوں اور فانی انسانوں کو دی گئی تھی"۔

(تبلیغ رسالت جلد ششم ص۹)

قواعد وصیت پر تفصیلی غور و فکر اور نظر ثانی کیلئے ایک کمیٹی کی تشکیل

۱۔ مجلس مشاورت (۱۹۸۳ء) کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو قواعد وصیت پر نظر ثانی کا کام کرے گی۔ اس کمیٹی کے حسب ذیل ممبران مقرر ہوئے ہیں:۔

۲۔ ان ممبران کرام کے علاقہ جات سے تعلق رکھنے والے احباب سے گذارش ہے کہ وصیت کے بارہ میں اگر کوئی تجاویز پیش کرنا چاہتے ہوں تو اپنے اپنے علاقہ کے نمائندہ کو تجاویز لکھ کر بھجوا دیں۔ اور اس کی نقل نظارت بہشتی مقبرہ کو بھی ارسال فرمائیں۔

اسماء ممبران کمیٹی مع ان کے علاقہ جات کے حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب صدر کمیٹی = ساہیوال۔ ملتان۔ بہاولپور۔ بہاول نگر، رحیم یار خاں۔ ڈیرہ غازی خان۔ ۲۔ مکرم چوہدری صغیر احمد صاحب پیمہ = کراچی، سندھ، بلوچستان۔ ۳۔ مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ خاں صاحب = لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، اوکاڑہ، قصور۔ ۴۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی، گجرات، اٹک، جہلم۔ ۵۔ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب ایڈووکیٹ = فیصل آباد، سرگودھا، جھنگ، شیخوپورہ، میانوالی و باقی اضلاع پنجاب۔ ۶۔ مکرم عبدالسلام خان صاحب پشاور = صوبہ سرحد۔ ۷۔ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب۔ نمائندہ صدر انجمن احمدیہ۔ ۸۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نمائندہ صدر انجمن احمدیہ۔ ۹۔ خاکسار سلطان محمود انور = نمائندہ صدر انجمن احمدیہ = ۱۰۔ مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نمائندہ تحریک جدید انجمن احمدیہ۔ ۱۱۔ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نمائندہ تحریک جدید انجمن احمدیہ۔ ۱۲۔ مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب = نمائندہ وقف جدید۔ ۱۳۔ نمائندہ مجلس انصار اللہ ۱۴۔ نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ۔ ۱۵۔ نمائندہ لجنہ اماء اللہ۔ ناموں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

(سلطان محمود انور سیکرٹری برائے نظر ثانی کمیٹی و سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۴ ہجرت / مئی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت کی خرابی کی تشویشناک صورت دور ہوگئی ہے۔ بلڈ پریشر اب اعتدال پر ہے۔ تاہم کمزوری مزید بڑھ گئی ہے"۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

• عزیزم محترم میجر سعید احمد صاحب کا راولپنڈی میں اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں کامیاب اپریشن اور کامل شفایابی کی عاجزانہ درخواست ہے۔ آمین۔

[ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ]

ٹیونس کے دو افراد کا قبولِ احمدیت

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈال رہا ہے اور حقیقت یہی ہے کہ دلوں کی تبدیلی خدائے رحمٰن کے اختیار میں ہے حدیث میں آتا ہے کہ ایک روز سرورِ کائنات فخر موجودات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پر اپنی دو انگلیوں کے درمیان رکھا۔ پھر اپنے ہاتھ کو پلٹ کر فرمایا القلوب بین اصبعی الرحمٰن یقلبہا حیث یشاء۔ دل خدا کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جیسے چاہے انہیں بدلتا ہے۔

احمدیت کے نفوذ کی کچھ عجیب کیفیت ہے جہاں ہم نہیں جا سکتے۔ خدا لوگوں کے دلوں کو رؤیا وکشوف کے ذریعہ مائل کرتا ہے۔ کبھی ان لوگوں کو کہیں سے آتا ہے ادھر ہماری آواز دل میں پہنچا دیتا ہے۔ پچھلے دنوں یورپ کے ایک ملک سے ہمارے مرکزی مبلغ نے اطلاع بھجوائی کہ ٹیونس کے دو نوجوانوں نے احمدیت کو قبول کیا۔ ان دونوں سعید نوجوانوں نے حضور کی خدمت میں جو خطوط بھجوائے ہیں۔ ان سے ان کے اخلاص اور عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک دوست لکھتے ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں ٹیونس کا باشندہ ہوں۔ خاکسار نے احمدیت کو پوری تسلی پانے کے بعد قبول کر لیا ہے۔ انشاء اللہ دوسروں کو بھی احمدیت سے متعارف کراؤں گا اور احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تائید و نصرت فرمائے اور ہر راہ کی

باقی ص۸ پر

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۱ رجب ۱۴۰۳ھ

۵ ہجرت ۱۳۶۲ ہش

خوف اور حزن سے نجات کی حقیقی راہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو اپنے جائز ذرائع سے کمائے ہوئے اموال کو اس کی راہ میں خرچ کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے اور دیا بھی ہے بار بار۔ پھر اس نے انہیں یہ یقین دلایا ہے کہ اگر وہ انشراح صدر سے اپنے اموال اس کی راہ میں خرچ کریں گے تو وہ انہیں اپنے عظیم الشان انعاموں، فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے گا۔ ان انعاموں میں سے ایک انعام یہ ہے کہ انہیں ہر قسم کے خوفوں اور غموں سے نجات دی جائے گی نہ کوئی خوف انہیں ہراساں و پریشان کر سکے گا اور نہ کبھی ایسا وقت ان پر آئے گا کہ وہ غموں کی وجہ سے نڈھال ہو جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے اس خاص انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۷۵)

ترجمہ:۔ جو لوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر (محفوظ) ہے۔ اور نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے

لیکن انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں ملنے والا یہ انعام بھی تمام دوسرے اعمال حسنہ کے نتیجہ میں ملنے والے انعاموں کی طرح تقویٰ کے ساتھ مشروط ہے یعنی جو مومن یہ چاہتے ہیں کہ اس زندگی میں نہ انہیں کوئی خوف لاحق ہو اور نہ وہ غمگین ہوں بلکہ سکینت و اطمینان اور راحت و آرام انہیں ہر حال میں میسر رہے تو ان کے لئے اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ وہ اپنے اموال دن اور رات پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی خدا کی راہ میں خرچ کریں بلکہ ضروری ہے کہ وہ ایسا کرنے میں بھی تقویٰ کو لازم پکڑنے والے ہوں۔ ان کے انفاق فی سبیل اللہ میں تقویٰ کا کارفرما ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں مذکورہ بالا آیت میں خوف اور غم سے نجات کے لئے انفاق فی سبیل اللہ کو ضروری قرار دیا ہے وہاں ایک اور آیت میں خوف اور حزن سے نجات کو تقویٰ کے ساتھ مشروط کیا ہے چنانچہ فرمایا:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ (یونس آیات ۶۲، ۶۴)

ترجمہ:۔ یاد رکھو! اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہوگا نہ غم۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور جنہوں نے تقویٰ کو (ہمیشہ) لازم حال رکھا

اس سے ظاہر ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں مومنوں کو خوف اور غم سے نجات تو ملتی ہے لیکن ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسا کرنے میں بھی تقویٰ کو لازم حال رکھیں۔ اگر انفاق فی سبیل اللہ میں تقویٰ لازم حال نہ ہو تو ایسا انفاق عنداللہ مقبول نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے نتیجہ میں خوف اور غم سے نجات میسر نہیں آسکتی۔ اسی لئے خدائی جماعت کے افراد تقویٰ پر مضبوطی سے قائم ہو کر اپنے اموال خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ تقویٰ اور انفاق ان میں اس طرح مربوط ہوتے ہیں کہ ان کے ایک دوسرے سے جدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کا انفاق بجائے خود ان کے متقی ہونے کی ایک بین علامت ہوتا ہے۔ تقویٰ اللہ کے زیر اثر وہ اپنے اموال بے دریغ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انفاق فی سبیل اللہ کو ایسے مومنوں کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار قرار دیا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۳۰)

پس اگر ہم خوف اور غم سے نجات چاہتے ہیں تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم تقویٰ کو لازم حال رکھ کر انفاق فی سبیل اللہ کو اپنا شعار بنائیں اور اس میں اس تعہد سے کام لیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح ہمارا خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہماری سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک بن جائے اور ہمیشہ بنا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی توفیق دے اور ہمیشہ ہی دیتا چلا جائے آمین۔

جماعت احمدیہ جرمنی کی نمایاں قربانی

تحریک جدید کے وعدے ۴½ لاکھ روپے سے بڑھ گئے

برادرم مکرم منصور احمد خانصاحب امیر و مبلغ انچارج جرمنی اطلاع دیتے ہیں کہ خدا کے فضل سے احباب بڑھ چڑھ کر تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ ۶۴۶ احباب شامل ہو چکے ہیں۔ جن میں سے ۱۵۸ معاونین خصوصی ہیں اور کل وعدے ۹۰۲۷۱ مارک یعنی ۴،۶۴،۹۰۰ روپے کے ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب مجاہدین کی جان مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے آمین۔ (وکیل المال ثانی، تحریک جدید)

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

برادرم مکرم امیر و مبلغ انچارج انڈونیشیا نے اطلاع بھجوائی ہے کہ مندرجہ ذیل احباب نے تحریک جدید کے جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی کی صف اوّل میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور مزید مقبول قربانیوں کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔ (وکیل المال ثانی، تحریک جدید)

مکرم حنفی ایس ایم	۱،۲۰۰،۰۰۰	مکرم احمد	۱۲۰،۰۰۰
" ڈاکٹر ایس زین الدین	۶۰۰،۰۰۰	" اے طاہر الدین ایس	۱۲۰،۰۰۰
" احمد دہلان	۴۰۰،۰۰۰	" کسنا عبدالرحیم	۱۲۰،۰۰۰
" کرنل یوبس معالا	۳۰۰،۰۰۰	" مبارک احمد	۱۲۰،۰۰۰
" خلیل احمد عزیز	۲۴۰،۰۰۰	" ڈاکٹر عصفیان منصور	۱۲۰،۰۰۰
" ڈاکٹر اڈانگ مہندر	۲۰۰،۰۰۰	" سیف احمد یوشع	۱۲۰،۰۰۰
" انجینئر جے ناٹکا	۲۰۰،۰۰۰	" بشیر احمد خان	۱۲۰،۰۰۰
" شمس الدین سنیتا	۲۰۰،۰۰۰	" مرتا کوسومہ	۱۲۰،۰۰۰
" انجینئر رحمت جکستیوسا	۲۰۰،۰۰۰	" نی ہنڈاری ایکواتی	۱۸۰،۰۰۰
" عبدالرحمٰن ثاقب	۱۲۰،۰۰۰		

مالی قربانی کا کم سے کم معیار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ستمبر ۸۲ء (سپین) میں فرماتے ہیں۔

"جب تک ایک موقعہ دے کر ہم اپنے بھائیوں کو ساتھ نہ ملالیں، ایک آرڈر نہ پیدا ہو جائے نظام کے اندر، سارے دوست دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ مالی قربانیوں میں کم سے کم معیار پر پورے نہ اتر آئیں۔ اگر ہم آگے بڑھیں گے تو چند وہی لوگ جو سابقون الاولون ہیں وہی قربانیوں کا بوجھ اٹھاتے چلے جائینگے اور لوگوں کو پتہ بھی نہیں لگے گا کہ چند آدمی ہیں ساری جماعت میں۔"

کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے اموال میں بے حد برکت دیگا۔ (ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(1)

ایک تحقیقی مقالہ

سلطان القلم حضرت اقدس مسیح دوراں کا عظیم الشان لٹریچر

اور

اس سے خوشہ چینی کی ایک حیرت انگیز مثال

"اسلام ..... ایسا چمکتا ہوا ہیرا ہے جس کا ہر ایک گوشہ چمک رہا ہے۔ ایک بڑے محل میں بہت سے چراغ ہوں اور کوئی چراغ کسی دریچہ سے نظر آوے اور کوئی کسی کونہ سے۔ یہی حال اسلام کا ہے کہ اس کی آسمانی روشنی صرف ایک ہی طرف سے نظر نہیں آتی بلکہ ہر ایک طرف سے اس کے ابدی چراغ نمایاں ہیں اس کی تعلیم بجائے خود ایک چراغ ہے اور جو شخص اس کی سچائی کے اظہار کے لیے خدا کی طرف سے آتا ہے وہ بھی ایک چراغ ہوتا ہے" (پیغام صلح صفحہ ۶۲)

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت - ربوہ)

دین اسلام واحد قانون آسمانی اور ابدی اور کامل و مکمل ضابطہ حیات ہے جس کا ہر حکم حق و حکمت پر مبنی اور روحانی فلسفہ سے پُر ہے اور اس کی پشت پر عقل و فہم اور تدبیر و فقاہت کی افواج صف بستہ کھڑی ہیں جو دلی اور دماغی قویٰ کی حفاظت کر رہی ہیں اور سورۂ جمعہ کے پہلے رکوع میں یہ خبر دی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے طفیل آخرین جہاں ربانی نشانوں کا مشاہدہ کریں گے، تزکیہ نفوس کا سامان ہوگا اور تعلیم کتاب کی برکت پائیں گے وہاں کتاب اللہ کی حکمت اور فلسفہ بھی ان پر کھولا جائے گا اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود (علیہ الف الف سلام) کا پیدا کردہ عظیم الشان لٹریچر ان سب پہلوؤں پر مشتمل اور جامع ہے خصوصاً اسلامی عقائد و نظریات اور فقہی مسائل و مضامین اور دیگر تعلیموں اور اصولوں کی فلاسفی اور حکمت جس حکیمانہ شان سے اُجاگر کی ہے اس کی کوئی نظیر نہیں۔

حضور نے اپنے مخصوص اندازِ بیان سے تمام اسلامی مسائل کو ایسے آسان مگر پُرشوکت طریق پر حل کیا ہے کہ شریعت اسلامیہ کا مغز اور اس کی حقیقت و عظمت دل پر نقش ہو جاتی ہے اور زبان پر محسن اعظم فخر موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے درود جاری ہو جاتا ہے کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم و تعلم۔

جو رازِ دیں تھے ہمارے اسی نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرمانروا یہی ہے
سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
(درثمین)

حضرت اقدس کے بلند پایہ لٹریچر کو حق تعالیٰ نے ایسی مقبولیت بخشی ہے کہ مختلف مکاتیب فکر کے چوٹی کے دینی راہ نماؤں اور پیشواؤں نے اس سے بھرپور استفادہ کر کے عملی طور پر اس کی فوقیت اور برتری کا اعتراف کیا ہے جس کی ایک حیرت انگیز مثال جناب مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی کی کتاب "احکام اسلام۔ عقل کی نظر میں" ہے جو پہلی بار ۱۹۴۷ء سے قبل انڈیا میں چھپی اور پاکستان میں اس کی اشاعت مئی ۱۹۷۸ء میں ہوئی۔ جناب مولانا محمد زاہد عثمانی صاحب نے جن کے زیرِ اہتمام پاکستانی ایڈیشن زیور طبع سے آراستہ ہوتا ناشر کی حیثیت سے اس کے صفحہ ۴ پر حسب ذیل نوٹ لکھا ہے۔

"حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کو اللہ تعالیٰ نے حقیقت میں امت کا نبض شناس اور ان کی اصلاح و علاج کیلئے حکیم بنایا تھا۔ آپ حقیقت میں شبلیٔ وقت اور اس دور کے غزالی اور رازی تھے گزشتہ نصف صدی سے زیادہ عرصہ میں آپکی مفید و مقبول تصانیف سے ملت اسلامیہ کو جو فوائد حاصل ہوئے وہ ہر دیندار مسلمان پر اظہر من الشمس ہیں..... تصانیف کی طویل فہرست میں ایک بہت اہم اور مفید تصنیف المصالح العقلیہ لاحکام النقلیہ ہے جس میں تمام شرعی احکام کی عقلی حکمتیں و مصلحتیں اور احکام الٰہیہ کے اسرار و رموز اور فلاسفی ظاہر کی گئی ہے اور عام فہم انداز میں ثابت کیا ہے کہ تمام احکام شریعت عین عقل کے مطابق ہیں۔ کتاب کے تینوں حصوں کی ترتیب فقہی ابواب پر رکھی گئی ہے یہ کتاب تقسیم ہند سے قبل ۱۳۶۸ھ میں ادارہ اشرف العلوم (جو دارالاشاعت دیوبند یوپی انڈیا کا ذیلی ادارہ تھا) سے شائع ہو کر قبولیت عام حاصل کر چکی ہے۔ لیکن افسوس کہ پاکستان میں اس کی طباعت کا موقع نہ مل سکا اب خدا کا فضل ہے کہ یہ کتاب "احکام اسلام عقل کی نظر میں" کے عام فہم نام کے ساتھ دارالاشاعت کراچی سے پھر شائع کی جا رہی ہے"

زیر نظر مختصر مقالہ میں یہ بتانا مقصود ہے کہ اس "مقبول عام" تصنیف کے اہم مآخذ میں ہر فہرست حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر ہے جس کے بکثرت فقرے ہی نہیں صفحوں کے صفحے بھی خفیف سے تصرف کے ساتھ لفظاً لفظاً زینت کتاب ہوئے ہیں اور اپنی قوت و شوکت کے انوار کی بدولت ستاروں کی طرح چمک رہے ہیں جیسا کہ آئندہ تفصیل سے عیاں ہوگا۔

پنجوقتہ نمازوں کا فلسفہ

حضرت اقدس نے کشتی نوح (صفحہ ۶۴-۶۵) میں پنجوقتہ نمازوں کا حسب ذیل الفاظ میں نہایت لطیف فلسفہ بیان فرمایا ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں۔ وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے۔ تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں اور تمہاری فطرت کے لیے ان کا وارد ہونا ضروری۔

۱۔ پہلے جبکہ تم مطلع کیے جاتے ہو کہ پھر ایک بلا آنے والی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہوا۔ یہ پہلی حالت ہے جس نے تمہاری تسلی اور خوشحالی میں خلل ڈالا۔ سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی میں زوال آنا شروع ہوا اس کے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی جس کا وقت زوالِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔

(۲) دوسرا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے جبکہ تم بلا کے محل سے بہت نزدیک کیے جاتے ہو۔ مثلاً جبکہ تم بذریعہ وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو۔ یہ وہ وقت ہے کہ جب خوف سے خون خشک ہو جاتا ہے اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہونے کو ہوتا ہے۔ سو یہ حالت تمہاری، اُس وقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے اور نظر اس پر جم سکتی ہے اور صریح نظر آتا ہے کہ اب اس کا غروب نزدیک ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہوئی۔

۳۔ تیسرا تغیر تم پر اس وقت آتا ہے جو اس بلا سے رہائی پانے کی بکلی اُمید منقطع ہو جاتی ہے۔ مثلاً جیسے تمہارے نام فرد قرار داد جرم لکھی جاتی ہے اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لیے گزر جاتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارے حواس خطا ہو جاتے ہیں اور تم اپنے تئیں ایک قیدی سمجھنے لگتے ہو سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور تمام امیدیں دن کی روشنی کی ختم ہو جاتی ہیں۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔

۴۔ چوتھا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے کہ جب بلا تم پر وارد ہی ہو جاتی ہے اور اس کی سخت تاریکی تم پر احاطہ کر لیتی ہے۔ مثلاً جبکہ فرد قرار داد جرم اور شہادتوں کے بعد حکم سزا تم کو سنا دیا جاتا ہے اور قید کے لیے ایک پولیس مین کے تم حوالہ کیے جاتے ہو۔ سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ رات پڑ جاتی ہے اور ایک سخت اندھیرا پڑ جاتا ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عشاء مقرر ہے۔

(۵) پھر جب کہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی میں بسر کرتے ہو تو پھر آخر خدا کا رحم تم پر جوش مارتا ہے اور تمہیں اس تاریکی سے نجات دیتا ہے۔ مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پھر آخر کار صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے۔ سو اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات میں پانچ حالتیں دیکھ کر پانچ نمازیں تمہارے لیے مقرر کیں۔ اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدہ کے لیے ہیں۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو تو پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہارے اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظل۔ نمازیں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔ تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھے والا کس قسم کے قضاء و قدر تمہارے لیے لائے گا۔ پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لیے خیر و برکت کا دن چڑھے"

(کشتی نوح صفحہ ۶۳-۶۵ طبع اوّل ۱۹۰۲ء)

یہ سارا اقتباس کتاب "احکام اسلام" صفحہ ۴۹ سے ۵۱ تک درج ہے۔

اسلام کا فلسفۂ اخلاق

۲۔ حضرت اقدس اپنی مشہور کتاب "نسیم دعوت" میں اسلام کے فلسفۂ اخلاق پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"انسان کی فطرت پر نظر کر کے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو مختلف قویٰ اس غرض سے دیئے گئے ہیں کہ تا وہ مختلف وقتوں میں حسب تقاضا محل اور موقعہ کے ان قویٰ کو استعمال کرے۔ مثلاً انسان میں منجملہ اور خلقوں کے ایک خلق بکری کی فطرت سے مشابہ ہے اور دوسرا خلق شیر کی صفت سے مشابہت رکھتا ہے۔ پس خدائے تعالیٰ انسان سے یہ چاہتا ہے کہ وہ بکری بننے کے محل میں بکری بن جائے اور شیر بننے کے محل میں وہ شیر ہی بن جائے اور جیسا کہ وہ نہیں چاہتا کہ ہر وقت انسان سوتا ہی رہے یا ہر وقت جاگتا ہی رہے یا ہر دم کھاتا ہی رہے یا ہمیشہ کھانے سے منہ بند رکھے۔ اسی طرح وہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ انسان اپنی اندرونی قوتوں میں سے صرف ایک قوت پر زور ڈالدے اور دوسری قوتیں جو خدا کی طرف سے اس کو ملی ہیں۔ ان کو لغو سمجھے۔ اگر انسان میں خدا نے ایک قوت حلم اور نرمی اور درگزر اور صبر کی رکھی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اسی خدا نے اس میں ایک قوتِ غضب اور خواہش انتقام کی بھی رکھی ہے پس کیا مناسب ہے کہ ایک خداداد قوت کو تو حد سے زیادہ استعمال کیا جائے اور دوسری قوت کو اپنی فطرت میں سے بکلی کاٹ کر پھینک دیا جائے اس سے تو خدا پر اعتراض آتا ہے کہ گویا اس نے بعض قوتیں انسان کو ایسی دی ہیں جو استعمال کے لائق نہیں۔ کیونکہ یہ مختلف قوتیں اسی نے تو انسان میں پیدا کی ہیں۔ پس یاد رہے کہ انسان میں کوئی بھی قوت بُری نہیں ہے بلکہ اُن کی بداستعمالی بُری ہے سو انجیل کی تعلیم نہایت ناقص ہے جس میں ایک ہی پہلو پر زور دیا گیا ہے۔ علاوہ اس کے دعویٰ تو ایسی تعلیم کا ہے کہ ایک طرف طمانچہ کھا کر دوسری بھی پھیر دیں مگر اس دعویٰ کے موافق عمل نہیں ہے مثلاً ایک پادری صاحب کو کوئی طمانچہ مار کر دیکھ لے کہ پھر عدالت کے ذریعہ سے وہ کیا کارروائی کراتے ہیں۔ پس یہ تعلیم کس کام کی ہے۔ جس پر نہ عدالتیں چل سکتی ہیں نہ پادری چل سکتے ہیں۔ اصل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو حکمت اور موقعہ شناسی پر مبنی ہے مثلاً انجیل نے تو یہ کہا کہ ہر وقت تم لوگوں کے طمانچے کھاؤ اور کسی حالت میں شر کا مقابلہ نہ کرو مگر قرآن شریف اس کے مقابل پر یہ کہتا ہے

جزاءُ سیئۃٍ سیئۃٌ مثلھا فمن عفا واصلح فاجرہٗ علی اللّٰہ۔

یعنی اگر کوئی تمہیں دکھ پہنچاوے مثلاً دانت توڑ دے یا آنکھ پھوڑ دے تو اس کی سزا اسی قدر بدی ہے جو اس نے کی لیکن اگر تم ایسی صورت میں گناہ معاف کر دو کہ اس معافی کا کوئی نیک نتیجہ پیدا ہو اور اس سے کوئی اصلاح ہو سکے یعنی مثلاً مجرم آئندہ اس عادت سے باز آجائے تو اس صورت میں معاف کرنا بھی بہتر ہے اور اس معاف کرنے کا خدا سے اجر ملے گا۔

اب دیکھو اس آیت میں دونوں پہلو کی رعایت رکھی گئی ہے اور عفو اور انتقام کو مصلحتِ وقت سے وابستہ کر دیا گیا۔ سو یہی حکیمانہ مسلک ہے جس پر نظام عالم کا چل رہا ہے۔ رعایتِ محل اور وقت سے گرم اور سرد دونوں کا استعمال کرنا یہی عقلمندی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہم ایک ہی قسم کی غذا پر ہمیشہ زور نہیں ڈال سکتے بلکہ حسبِ موقع گرم اور سرد غذائیں بدلتے رہتے ہیں اور جاڑے اور گرمی کے وقتوں میں کپڑے بھی مناسب حال بدلتے رہتے ہیں۔

پس اسی طرح ہماری اخلاقی حالت بھی حسبِ موقع تبدیلی کو چاہتی ہے۔ ایک وقت رعب دکھلانے کا مقام ہوتا ہے وہاں نرمی اور درگزر سے کام بگڑتا ہے اور دوسرے وقت نرمی اور تواضع کا موقع ہوتا ہے اور وہاں رعب دکھلانا سفلہ پن سمجھا جاتا ہے۔ غرض ہر ایک وقت اور ہر ایک مقام ایک بات کو چاہتا ہے۔ پس جو شخص رعایت مصالح اوقات نہیں کرتا۔ وہ حیوان ہے نہ انسان اور وہ وحشی ہے نہ مہذب۔

(نسیم دعوت ص ۱۰۱۔۱۰۲ طبع اوّل ۱۹۰۳ء)

یہ روح پرور مضمون مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی کتاب "احکام اسلام۔ عقل کی نظر میں" کے صفحہ ۲۲۳ اور ۲۲۴ میں اوّل سے آخر تک بعینہٖ نقل شدہ موجود ہے۔

حرمت خنزیر کا فلسفہ

۳۔ کتاب "احکام اسلام" (صفحہ ۲۰۴) میں "وجوہ حرمت خنزیر" کے زیر عنوان حسب ذیل عبارت مندرج ہے جو حضرت اقدس کی معرکہ آراء کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے صفحہ ۲۴ (طبع اوّل) سے مستعار لی گئی ہے:۔

"اس بات کا کس کو علم نہیں کہ یہ جانور اوّل درجہ کا نجاست خور اور نیز بے غیرت اور دیوث ہے۔ اب اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانونِ قدرت یہی چاہتا کہ ایسے پلید اور بدجانور کے گوشت کا اثر بھی بدن اور روح پر بھی پلید ہی ہو کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ غذاؤں کا بھی انسان کی روح پر ضرور اثر ہوتا ہے۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ ایسے بد کا اثر بھی بد ہی پڑے گا جیسا کہ یونانی طبیبوں نے اسلام سے پہلے ہی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس جانور کا گوشت بالخاصیت حیا کی قوت کو کم کرتا ہے اور دیوثی کو بڑھاتا ہے۔"

("اسلامی اصول کی فلاسفی" صفحہ ۲۴ طبع اوّل ۱۸۹۶ء)

عفت کے اسلامی خُلق کا فلسفہ

۴۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں حضرت اقدس نے عفت کے اسلامی خُلق اور اسلامی پردہ کی حقیقت و حکمت بھی نہایت وضاحت سے بیان فرمائی ہے جو مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے حضور کا حوالہ دیئے بغیر حضور ہی کے الفاظ میں شامل کتاب فرمائی ہے جو یہ ہے۔

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ ۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ ۔ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِھِنَّ ۔ وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً ۔ وَسَآءَ سَبِیْلًا ۔ وَلْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِکَاحًا حَتّٰی یُغْنِیَھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ۔ وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْکِتٰبَ مِمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَکَاتِبُوْھُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْھِمْ خَیْرًا ۔ وَاٰتُوْھُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰہِ الَّذِیْٓ اٰتٰکُمْ ۔ وَلَا تُکْرِھُوْا فَتَیٰتِکُمْ عَلَی الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۔ وَمَنْ یُّکْرِھْھُّنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ مِنْۢ بَعْدِ اِکْرَاھِھِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ وَمَوْعِظَۃً لِّلْمُتَّقِیْنَ ۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ۔ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ۔ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ ۔ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ ۔ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ۔ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ۔ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ۔ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۔ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۔ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ ۔ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْھَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۔ رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ ۔ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۔ لِیَجْزِیَھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ۔ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۔ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَعْمَالُھُمْ کَسَرَابٍ بِقِیْعَۃٍ یَّحْسَبُہُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۔ حَتّٰٓی اِذَا جَآءَہٗ لَمْ یَجِدْہُ شَیْئًا وَّوَجَدَ اللّٰہَ عِنْدَہٗ فَوَفّٰہُ حِسَابَہٗ ۔ وَاللّٰہُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۔ اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ۔ ظُلُمٰتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ ۔ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰھَا ۔ وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ ۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُسَبِّحُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ۔ کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَہٗ وَتَسْبِیْحَہٗ ۔ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ۔ وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ ۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَہٗ ثُمَّ یَجْعَلُہٗ رُکَامًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِہٖ ۔ وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْھَا مِنْ بَرَدٍ فَیُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَصْرِفُہٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ ۔ سَنَا بَرْقِہٖ یَکَادُ یَذْھَبُ بِالْاَبْصَارِ ۔ یُقَلِّبُ اللّٰہُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ۔ وَاللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّۃٍ مِّنْ مَّآءٍ ۔ فَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِہٖ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰٓی اَرْبَعٍ ۔ یَخْلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ ۔ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔ وَیَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ ۔ وَمَآ اُولٰٓئِکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ۔ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۔ وَاِنْ یَّکُنْ لَّھُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْا اِلَیْہِ مُذْعِنِیْنَ ۔ اَفِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ وَرَسُوْلُہٗ ۔ بَلْ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۔ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ لَئِنْ اَمَرْتَھُمْ لَیَخْرُجُنَّ ۔ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۔ طَاعَۃٌ مَّعْرُوْفَۃٌ ۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیْکُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۔ وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا ۔ وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ۔ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ ۔ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ۔ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ۔ وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۔ وَمَاْوٰھُمُ النَّارُ ۔ وَلَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْکُمُ الَّذِیْنَ مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْکُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۔ مِنْ قَبْلِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَکُمْ مِّنَ الظَّھِیْرَۃِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ ۔ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّکُمْ ۔ لَیْسَ عَلَیْکُمْ وَلَا عَلَیْھِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَھُنَّ ۔ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْکُمْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ۔ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ ۔ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۔ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْکُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا کَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ۔ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ ۔ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۔ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْھِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَھُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِیْنَۃٍ ۔ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّھُنَّ ۔ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۔ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَنْ تَاْکُلُوْا مِنْ بُیُوْتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اٰبَآئِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّھٰتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِکُمْ اَوْ مَا مَلَکْتُمْ مَّفَاتِحَہٗ اَوْ صَدِیْقِکُمْ ۔ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ۔ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً ۔ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۔ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْکَ لِبَعْضِ شَاْنِھِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمُ اللّٰہَ ۔ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ۔ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْکُمْ لِوَاذًا ۔ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ اَلَآ اِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ قَدْ یَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ وَیَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْہِ فَیُنَبِّئُھُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۔ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۔"

۱: ۲۴ : ۳۱ ۲: ۲۴ : ۳۲
۳: ۲۴ : ۳۲ ۴: ۱۷ : ۳۳
۵: ۲۴ : ۳۴ ۶: ۵۷ : ۲۸

یعنی ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہدے کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم

عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور پر سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہیں اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بے گانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنے۔ ان کے حسن کے قصے نہ سنے۔ یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لیے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہدے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پُر شہوات آوازیں نہ سنیں اور اپنے ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔

اور دوسرا طریق بچنے کے لیے یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اس سے دعا کریں تا ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے۔ زنا کے قریب مت جاؤ۔ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو۔ اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ زنا کی راہ بہت بُری ہے یعنی منزلِ مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کے لیے سخت خطرناک ہے اور جس کو نکاح میسّر نہ آوے چاہیئے کہ وہ اپنی عفت کو دوسرے طریقوں سے بچاوے۔ مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے اور لوگوں نے یہ طریق نکالے ہیں کہ وہ ہمیشہ عملاً نکاح سے دست بردار رہیں یا خوجے بنیں اور کسی طریق سے رہبانیت اختیار کریں مگر ہم نے انسان پر یہ حکم فرض نہیں کیے اسی لیے وہ ان بدعتوں کو پورے طور پر نبھا نہ سکے خدا کا یہ فرمانا کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر خدا کا حکم ہوتا تو سب لوگ اس حکم پر عمل کرنے کے مجاز بنتے تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دنیا کا خاتمہ ہو جاتا اور نیز اگر اس طرح پر عفت حاصل کرنی ہو کہ عضوِ مردمی کاٹ دیں تو یہ درپردہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا اور نیز جبکہ ثواب کا تمام مدار اس بات میں ہے کہ ایک قوت موجود ہو اور پھر انسان خدائے تعالیٰ کا خوف کر کے اس قوت کے خراب جذبات کا مقابلہ کرتا رہے اور اس کے منافع سے فائدہ اٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے پس ظاہر ہے کہ ایسے عضو کے ضائع کر دینے میں دونوں ثوابوں سے محروم رہا۔ ثواب تو جذبہ مخالفانہ کے وجود اور پھر اس کے مقابلہ سے ملتا ہے یعنی جس میں بچہ کی طرح وہ قوت ہی نہیں رہی۔ اس کو۔ اس کو کیا ثواب ملے گا۔ کیا بچہ کو اپنی عفت کا ثواب مل سکتا ہے۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے خُلق احصان یعنی عفت کے حاصل کرنے کے لیے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاک دامن رہنے کے لیے پانچ علاج بھی بتلا دیئے ہیں یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا۔ نامحرموں کے قصے نہ سننا اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ

اس جگہ ہم بڑے دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں صرف اسلام ہی سے خاص ہے اور اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوات کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیر کے الگ نہیں ہو سکتا۔ یہی ہے کہ اس کے جذباتِ شہوت محل اور موقع پا کر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے۔ یا یوں کہو کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلا تکلف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈالیں اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کریں لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سُن لیں۔ اور ان کے حُسن کے قصے بھی سنا کریں لیکن پاک خیال سے سُنیں۔ بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں۔ نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک خیال سے۔ بلکہ ہمیں چاہیئے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ مردار سے تا ٹھوکر نہ کھاویں کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لیے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔ اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے۔ اگر ہم ایک بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر ہم امید رکھیں کہ اس کتے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے۔ اور ایسی کوئی بھی تقریب پیش نہ آئے جس سے بدخطرات جنبش کر سکیں۔

اسلامی پردہ کی یہی فلاسفی اور یہی ہدایت شرعی ہے۔ خدا تعالیٰ کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی حراست میں رکھا جائے۔ یہ ان نادانوں کا خیال ہے جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے....

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچانا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا۔ اس طریق کو عربی میں غضِّ بصر کہتے ہیں اور ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے، اس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سادگی۔ تحریک جدید کا ایک مطالبہ

(مکرم رفیق احمد صاحب نعیم۔ ڈیرہ غازی خان)

خدا تعالےٰ کی طرف سے عطا کردہ وسعت اور حیثیت کے مطابق زندگی گذارنا اور زندگی میں رونما ہونے والے مختلف واقعات اور پیدا ہونے والے حالات سے عہدہ برآ ہونا جتنی چادر ہو اتنے پاؤں پھیلانا۔ ظرف مدح خوار دیکھ کر مے انڈیلنا اور کسی حالت میں بھی اس حیثیت سے تجاوز نہ کرنا دراصل حقیقی سادگی ہے۔ یہی اسلامی تعلیم ہے کہ ہر حالت میں اور ہر ضرورت کے وقت اپنی حیثیت کو مدنظر رکھنا کسی سبب سے کسی صورت میں اسے نہ بھولنا اور خدا کی رضا پر راضی رہنا عین سادگی ہے اور خدا کی رضا و خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

سادگی کے مدمقابل لفظ تکلف ہے جس کے معنی میں ہی مجبوری پائی جاتی ہے۔ تصنع اور بناوٹ اس کا خاصہ ہے۔ نفس اور شیطان انسان کو یہ ظاہری خوبصورتی اور بناوٹ خوبصورت کر کے دکھاتا ہے اسے ہر قسم کے انعام سے بے خبر اور نتائج سے بے گانہ کر دیتا ہے چنانچہ کچھ لوگ محض دنیاوی عزت و وقار قائم کرنے اور ظاہری شخصیت کے نکھار کے لئے اپنی حیثیت کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں اور اپنے معیار سے بڑھ کر بوجھ برداشت کرنے کے لئے اپنے نفس پر جبر کر لیتے ہیں اور یہی گناہ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ

(البقرہ: ۲۰۷)

کہ ظاہری عزت و وقار اسے گناہ پر اکساتا ہے۔

اس سے ہونے والے نقصان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا بلکہ محض دنیاوی عزت پر اس کی نگاہ ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ عزت بہت بڑی ذلت اور تحقیر کا پیش خیمہ ہوتی ہے آخر طمع اترتا ہے بھرم کھلتا ہے۔ نقلی چہرہ اور اس کی چمک دمک ماند پڑتی ہے تب اصلی چہرہ اس کے اپنے اور غیروں کے سامنے ظاہر ہوتا ہے تو ہر طرف سے طعن و تشنیع اور لعنت ملامت کا شور بلند ہوتا ہے۔ ساری عزت خاک میں مل جاتی ہے۔ یہ کیسی عزت ہے۔

اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ کہو

ما انا من المتکلفین

میں تکلیف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

میں سادہ زندگی گذارنے کا قائل ہوں ہر قسم کے تصنع اور بناوٹ سے بیزار ہوں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ آپ کی زندگی واقعی سادگی میں بسر ہوئی۔ آپ نے کبھی زرق برق نہ پہنا بلکہ دوسروں کو بھی منع فرمایا۔ چھنا ہوا آٹا استعمال نہ فرمایا۔ جَو کی روٹی پسند فرمائی۔ ایک ہی کھانا تناول فرمایا بستر میسر نہ ہوا تو پرواہ نہ کی بلکہ اس وجہ تخلیق کائنات نے فرش پر رات بسر فرمائی۔ جوتا ٹوٹ گیا تو خود مرمت کر لیا۔ جہیز میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو محض دعائیں اور اعلیٰ تربیت جیسے زیور سے نوازا۔ حیا اور شرافت کے ساتھ ساتھ ایک چکی اور مشکیزہ اور چٹائی عطا فرمائی۔ اللہ اللہ سادگی کا یہ کتنا عظیم الشان نمونہ تھا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا (الفرقان: ۶۸)

کہ مومن وہ ہیں جو خرچ کرتے وقت نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ کنجوسی سے کام لیتے ہیں بلکہ میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خیر الامور اوسطھا۔

کہ بہترین عمل میانہ روی ہے۔

میانہ روی بہترین اور اعلیٰ درجے کا عمل ہے اور یہی عمل صالح کی بھی تشریح ہے۔ یعنی ایسا عمل جو افراط و تفریط سے پاک ہو اور خدا کی نگاہ میں پسندیدہ یہی سادگی کا مفہوم ہے کہ معیار زندگی نہ حیثیت سے کم ہو اور نہ زیادہ اس لئے سادگی کو عمل صالح بنانے کے لئے تمام شعبہ ہائے حیات میں اس خوبی کو برقرار رکھنا بے حد ضروری ہے مصارف میں سادگی۔ اکل و شرب میں سادگی، پہننے میں سادگی۔ گفتگو میں سادگی، رہن سہن اور شادی بیاہ میں سادگی۔ اسلامی تعلیم کا اہم جزو ہے سادہ زندگی سے بہت سی پریشانیاں اور دکھ دور ہو جاتے ہیں مثلاً۔

۱۔ قرض۔ جو لوگ اپنی حیثیت سے بڑھ کر خرچ کرتے ہیں جہیز میں اپنی طاقت سے بڑھ کر سامان مہیا کرتے ہیں۔ محدود ذرائع کے باوجود ایسا کرنے سے وہ دوسروں کے قرض پر گذارہ کرتے ہیں اور یہی ان کی ذلت کی بنیاد ہوتی ہے اس کے بعد قہر رجال شروع ہو جاتا ہے اس طرح وہ تمام عمر خوشحالی کی طرف قدم نہیں بڑھا سکتا اور قرض ہی اتارتا رہتا ہے۔ وہ ناحق اپنے سے نیچے والوں کو دیکھنے کی بجائے اپنے سے بالا کو دیکھتا ہے اور اپنی پگڑی گرا بیٹھتا ہے۔ اپنی حیثیت کو مدنظر رکھے اور سادگی سے کام لے تو اس مصیبت سے نجات مل سکتی ہے۔

۲۔ ریاکاری:۔ وہ محض دکھاوے کے لئے ہر قسم کے تکلف اور تصنع سے کام لیتا ہے وہ جیسا ہوتا ہے ویسا نظر نہیں آتا اور یہ دکھاوا کبھی کسی کی خوشیوں کا ضامن نہیں ہوتا۔ ایک حکایت لکھی ہے کہ

پیرے بزنے فاحشہ گفت کہ مستی
کز خیر گستی و بشر پیوستی
گفت آنچہ مے نمایم ہستم
آیا کہ تو مے نمائی ہستی

کسی بزرگ طوائف سے اس کی برائی کا ذکر کیا تو اس نے خوبصورت جواب دیا کہ میں جو کچھ ہو نظر آ رہی ہوں تم جس طرح نظر آ رہے ہو یا نقلی چہرہ ہے جو لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے ہے۔

گویا دکھاوا اور نقلی چہرہ بے فائدہ ہے جو دنیا کو اس طرح دھوکہ دیتا ہے وہ کبھی خوشیوں سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ اس کا ضمیر اسے خود ملامت کرتا رہتا ہے یہ وہ دکھ ہے جو گھن کی طرح اسے چاٹتا رہتا ہے اور اسے کھوکھلا کر دیتا ہے سادگی اس سے محفوظ کر سکتی ہے

۳۔ جھوٹ:۔ وہ لوگوں سے جھوٹ بولتا ہے اور اپنی حیثیت کو چھپاتا ہے جھوٹی وضعداری کے احساس سے اپنے وجود میں تضاد پیدا کر لیتا ہے یہیں سے منافقت کی ابتدا ہوتی ہے۔ جو بظاہر تعمیری ہوتی ہے۔ مگر انجام کے لحاظ سے نہایت ہی خوفناک۔

۴۔ تکلف:۔ تکلف سے وہ دراصل خدا کے مدمقابل آتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

اللہ تعالےٰ کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلف نہیں کرتا۔

خدا کہتا ہے کہ تم ۱۰۰۰/- روپے کا جہیز دو میں نے اس سے زیادہ تمہیں وسعت نہیں دی وہ کہتا ہے کہ نہیں میں تو ۵۰۰۰/- روپے کا جہیز دوں گا کیونکہ مجھے قرض ملتا ہے مکان رہن رکھنا پڑے۔ مستقبل کی تمام خوشیاں اس کیلئے قربان کرنی پڑیں۔ کچھ باقی نہ رہے مگر سب کچھ کھو کر اس ظاہری اور عارضی نام و نمود کو ضرور حاصل کروں گا۔ تب یہ بات اس کے لئے ابدی رسوائی کا موجب بن جاتی ہے۔ سادگی سے وہ ان باتوں سے بچ سکتا ہے۔ سادگی سے انسان کے اندر بہت سی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں مثلاً

۱۔ قناعت:۔ صبر و شکر کے جذبات سے لبریز ہوتا ہے۔ جو مل جائے اسے اپنا مقدر سمجھ کر راضی ہو جاتا ہے اور وسعت کے محدود دائرے میں اپنی خوشی اور غم کے لمحات بسر کر دیتا ہے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں نہیں مارتا۔

۲۔ عاجزی و انکساری:۔ وہ منکسر المزاج ہو جاتا ہے۔ اسے اپنی کم مائیگی اور بے بضاعتی کا احساس ہوتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میں کیا اور میری بساط کیا۔ جو ملا ہے وہ محض اور محض خدا کے فضل سے ملا ہے تکبر کی کوئی وجہ ہی نہیں۔ سادگی کتنا پیارا جذبہ ہے۔ کہ انسان ہر دکھ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

۳۔ دائمی عزت:۔ وہ اس عارضی عزت کو خدا کے لئے ٹھکرا دیتا ہے۔ لوگوں کے طعنے سنتا ہے۔ تحقیر آمیز باتیں سنتا ہے مگر سادگی کو نہیں چھوڑتا۔ تب خدا اسے دائمی عزت بخشتا ہے کہ جس کے بعد وہ کسی ذلت کی پرواہ نہیں کرتا نفس اسے کبھی گمراہ نہیں کر سکتا۔

سادگی سے انسان کے ذہن میں خوشی کا دائمی احساس پیدا ہوتا ہے۔ غریبوں کی ہمدردی اور ان سے محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ توکل کا اعلیٰ مقام اسے عطا ہوتا ہے۔ حوصلہ اور جرأت جیسی نعمت سے نوازا جاتا ہے۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے نیز اسلام اور احمدیت کے لئے مالی جہاد میں حصہ لینے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ لیکن سادگی کے ضمن میں ایک بات یاد رکھنی چاہیئے کہ کپڑے صاف نہیں۔ مکان میں غلاظت بکھری ہوئی ہے جالے لگے ہوئے ہیں۔ منہ ہاتھ نہیں دھویا۔ نہائے نہیں۔ یہ کوئی سادگی نہیں۔ یہ سمجھنا کہ صاف نہ رہنا اور بچت کرنا سادگی ہے یہ احساس غلط ہے۔ صفائی تو ایمان کا حصہ ہے۔ خدا کی زینتوں کو حرام کرنا ایمان کے خلاف ہے اور سخت گناہ ہے سادگی صرف یہ ہے کہ ہر صورت میں معیار زندگی کو قائم رکھنے کے لئے اپنی وسعت اور حیثیت کو مدنظر رکھا جائے اس سے تجاوز کی کوشش نہ کی جائے۔ اس کے لئے لوگوں کی کچھ پرواہ نہ کی جائے سادگی کے اصول پر سختی سے قائم ہوا جائے۔ دنیاوی عزت کے لئے تکلف کا گناہ نہ کیا جائے۔ یہی تحریک جدید کا مطالبہ ہے جو ہر احمدی کو بہر حال پورا کرنا ہے سادہ زندگی گذاریں گے تو ایسا ہمارے لئے ممکن ہوگا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کیمطابق الفضل کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (مینیجر)

ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ کا مطالعہ خود بھی کریں اور اپنے بچوں کو بھی کروائیں
ماہنامہ انصار اللہ — مینیجر —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ! بشارت الرحمٰن قمر

(مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ۔ کراچی)

ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی تو کوئی بات نہیں

موت سے کسی کو شہرت نصیب نہیں ہوتی یہ عام بات ہے اس دنیا کی۔ یادگاری موت وہی ہوتی ہے جس میں جان پیش کرنے کا نیا ڈھنگ اور نیا دھج اپنایا جائے۔ اور پھر یہ بھی کہ خدا اپنے اس بندہ کے نئے انداز اور اس ادا پر عش عش کر اٹھے جس کے ساتھ وہ قتل گاہ میں وارد ہوتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بعد اپنی یادوں کی مٹھاس لوگوں میں قائم رکھنا چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک منفرد رنگ میں اس دنیا کو خیرباد کہے بشارت الرحمٰن بھی کچھ ایسے ہی لمحات کی تاک میں تھا۔ ایک ایسے انداز کو اختیار کرنے کی سوچ میں تھا جو اس کو منفرد بنا دے۔ ایسی موت کی انتظار میں تھا جس پہ اس کے دوست رشک کر سکیں۔ کیا کوئی ایسی خوش قسمت موت اپنے پر وارد کر سکتا ہے؟

بشارت کے ساتھ آخری ملاقات گذشتہ سال خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر ڈیوٹی کے دوران ہوئی۔ پچھلے سالوں میں اس کی ڈیوٹی علمی مقابلوں پر لگتی رہی۔ اس سال اطفال کے اجتماع میں تھی لیکن بشارت کچھ وقت کے لئے ہمارے خیمہ میں بھی آیا اور گذشتہ سالوں کے ساتھیوں سے آکر ملا۔

جب بشارت کی تقرری بطور مربی سلسلہ مدرسہ چٹھہ میں ہوئی تو خاکسار سے اس نے علاقہ کے بارہ میں پوچھا چونکہ میں بھی وزیر آباد کے علاقہ میں رہ آیا تھا لہٰذا اس کو جماعت کے حالات کے بارے میں بتایا۔ مجھے یاد ہے بشارت نے بڑے باریک سوالات کئے جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس کو اپنے کام کے آغاز سے کس قدر دلچسپی تھی۔

یہ بات ۱۹۷۶ء کے اگست کی ہے خاکسار جامعہ احمدیہ کی رخصتوں میں کراچی گیا۔ احمدیہ ہال میں جو پہلا جمعہ پڑھا تو اسی روز خطبہ میں مکرم عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے وقف زندگی کی طرف احباب کو توجہ دلائی اور بشارت کا ذکر بھی بڑی تعریف کے ساتھ کیا۔ آپ نے بتایا کہ ایک لڑکا جو دراصل جھنگ کا ہے اور آج کل کراچی میں کام کرتا ہے اس نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ اس نے میٹرک میں بہت شاندار کامیابی حاصل کی تھی۔ پس بشارت اپنے آغاز سفر سے ہی لوگوں کی نظروں میں آچکا تھا اور بطور مثال اس کو پیش کیا جاتا تھا۔

پھر ۱۹۷۷ء میں بشارت کے ساتھ کچھ وقت گزارنے اور اسے قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ صداقت گروپ کا ایک سائیکل سفر تریمو ہیڈ ورکس کا بغرض پکنک ہوا۔ رات جھنگ قیام تھا گویا دو راتیں جھنگ گزارنی تھیں۔ اس پروگرام میں میزبانی بشارت نے کی۔ تمام وقت طلباء کے کھانے اور بستروں کا بندوبست کیا۔ گھر سے خود سامان اٹھا کر لایا اور ہمہ وقت موجود رہا جہاں تک مجھے یاد ہے بشارت نے اپنے گروپ کی پکنک میں شرکت نہ کی۔ صرف اس لئے کہ ایک اور گروپ ان کے شہر جا رہا ہے اور ان کی خدمت کرنی ہے۔ بشارت کا جامعہ کا زمانہ بڑا انوکھا اور عجیب تھا تمام طلباء سے منفرد چال، ڈھال انداز سب سے جدا جس میں کوئی خاص رنگ کوئی خاص مقصد پنہاں ہو۔ وہ کبھی اور جگہ کی مخلوق لگتا تھا۔ نظریں ہمیشہ نیچی۔ متین سادہ۔ کبھی بلند آواز سے بولتے نہ سنا حتیٰ کہ فٹ بال کھیلنے کے دوران بھی اشاروں میں بات کرتا۔ یا بہت آہستہ۔

بشارت کے اندر خدمت کا بے پایاں جذبہ موجزن رہتا تھا۔ گذشتہ سال مجھے مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے کا موقعہ ملا۔ ایک شام طبیعت خراب ہوگئی اور سخت بخار ہوگیا اور ڈر ہوا کہ صبح روزہ نہیں رکھ سکوں گا اور اعتکاف ختم کرنا پڑے گا۔ بشارت ان دنوں جامعہ سے فارغ ہی ہوا تھا۔ تراویح کے بعد میرے پاس آیا۔ طبیعت پوچھی۔ میں نے بتایا کہ بخار ہے فوراً اٹھا بازار سے دوائی اور تھرماس میں چائے لایا پھر بیمار پرسی کرتا رہا۔ اور رات گئے تک سر دباتا رہا حتیٰ کہ بخار ٹوٹ گیا اور صبح کو میں روزہ رکھنے کے قابل ہوا۔ اس دوران بار بار یہی کہتا رہا کہ حسین صاحب مجھے فکر ہے آپ کے اعتکاف کی خدا کرے یہ پورا ہو جائے۔ ذہن اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ بشارت کے ساتھ اب ہماری ملاقات نہیں ہوگی ایک دوست ہم سے رخصت ہو چکا ہے۔ اس کی یاد جب ستاتی ہے تو کیفیت دل کچھ اس مصداق ٹھہرتی ہے۔

آتا ہے ایک پارۂ دل ہر فغاں کے ساتھ
اے عافیت! کنارہ کر اے انتظام! چل
تار نفس کمندِ شکارِ اثر ہے آج
سیلابِ گریہ درپئے دیوار و در ہے آج

پھول مصالحے
چٹنی پاؤڈر
اقبال ٹریڈرز
ربوہ فون ۴۱۲

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نمایاں وعدہ جات کی پیش کش قسط ۱

(جماعت احمدیہ فیصل آباد (شہر))

۱۔ مکرم حامد منصور صاحب	۶۵۰
۲۔ " چوہدری مقصود احمد صاحب	۶۰۰
۳۔ " میاں نذیر احمد صاحب	۶۰۰
۴۔ " میاں مبارک احمد صاحب	۶۰۰
۵۔ محترمہ حمیدہ آصف بنت مکرم عبدالحمید آصف صاحب	۶۰۰
۶۔ محترم ڈاکٹر محمد محسن صاحب ہاشمی	۶۰۰
۷۔ مکرم شیخ حمید الدین صاحب	۵۳۰
۸۔ مکرمہ اہلیہ " " "	۵۳۰
۹۔ مکرم میاں غلام احمد مبشر احمد مظفر احمد صاحبان	۵۳۰
۱۰۔ " انعام اللہ اختر صاحب	۵۲۵
۱۱۔ " چوہدری محمد رفیق بھٹی صاحب	۵۰۵
۱۲۔ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب کا ہلوں مکہ کو احقیقہ	۵۰۰
۱۳۔ مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ والدہ ناصر احمد صاحب	۵۰۰
۱۴۔ مکرم بشیر احمد صاحب ناصر	۵۰۰
۱۵۔ " ملک طاہر احمد صاحب	۵۰۰
۱۶۔ " سید شبیر احمد شاہ صاحب	۵۰۰
۱۷۔ مکرمہ واصلہ محمود صاحبہ بنت شیخ محمود احمد صاحب	۵۰۰
۱۸۔ " اسماء محمود صاحبہ " " "	۵۰۰
۱۹۔ مکرم معاذ محمد صاحب ابن " " "	۵۰۰
۲۰۔ " چوہدری نثار احمد غوری صاحب	۵۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

عطیہ برائے گندم

گذشتہ کئی سالوں سے مستحقین میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہر سال گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ ان مستحقین کی تعداد کافی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا جملہ ہمدرد مخلصین جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس کار خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد امداد مستحقین کھاتہ ۴۵۵۰/۱۰۶-۲۸۸ معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔ (صدر کمیٹی امداد مستحقین دارالضیافت ربوہ)

ضروری اعلان

وہ خواتین جو امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تلاوت، نظم اور تقاریر کرنا چاہتی ہیں وہ اپنے نام جلد از جلد دفتر لجنہ میں مع تقریری عنوانات کے بھجوا دیں۔ مگر نام بھجوانے والی خواتین یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ضروری نہیں کہ انہیں پروگرام میں شامل ہی کیا جائے گا۔ لجنہ مرکزیہ جس کو منتخب کرے اسے اطلاع بھجوا دی جائے گی۔ لجنہ کا فیصلہ بہر حال قبول کرنا پڑے گا۔ جس کا نام منتخب نہ کیا جائے وہ کسی قسم کا اصرار نہ کرے۔ نیز پروگرام اور انتظامات کے متعلق مفید مشورے بھی بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی و مقالہ نویسی

۱۔ امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے منعقدہ سالانہ مضمون نویسی کے مقابلہ میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے مضمون کا عنوان "سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ" مقرر ہے۔

مرکز میں مقالہ موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ رجولائی ہے اول دوم و سوم آنیوالوں کو ۲۰۰/- ، ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- روپے کے نقد انعامات دیئے جائیں گے۔ تمام مجالس مضامین بھجوانے کا انتظام کریں۔

۲۔ اسی طرح سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی کیلئے بھی علمی ذوق رکھنے والے خدام کو تیار کریں۔ اس مقالہ کا انعام ۵۰/- روپے ہے۔ بشرطیکہ مقالہ معیاری اور تحقیقی ہو۔ مرکز میں مقالہ موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ راگست ہے۔ یہ مقالات۔ قرآن۔ حدیث۔ تاریخ و سیرت اور سائنس کے کسی موضوع پر ہو سکتے ہیں۔ موضوع کی منظوری مرکز سے حاصل کرنی ضروری ہے۔ یہ مقالہ ۸۰۰۰ سے ۱۰۰۰۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ربوہ میں معیاری اشیاء کی خرید کا مرکز
شیراز شاپنگ سنٹر
۵۹۱ P.P
چوک اقصیٰ کا بجدوڈ ربوہ
کمفرٹ روم کولر، ماسٹر مولٹی فوم، سٹیل کی الماریاں۔ واشنگ مشین، بجلی کے پنکھے ریگولیٹر و سٹیبلائزر بے بی سائیکل وغیرہ نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہیں نیز فرج اور ٹی وی ہر قسم کے مہیا کئے جاتے ہیں۔ سوزوکی پک اپ کرایہ پر دستیاب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی پر رحمتوں کا نزول

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"ہم میں سے جو دوست وقفِ عارضی پر گئے ہیں انہوں نے یہ مشاہدہ کیا ہے اور ان کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ ہمارے بھائی اخلاص کے ساتھ وقفِ عارضی کے لئے باہر گئے ہیں۔ اس وقت وہ دنیوی علائق سے آزاد ہوتے ہیں۔ گھر کا کوئی فکر نہیں ہوتا۔ پوری توجہ کے ساتھ اور پورے انہماک کے ساتھ دعا اور استغفار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ اپنے پر نازل ہوتے دیکھتے ہیں" (الفضل ۴ نومبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۳)

احباب جماعت ہر سال دو ہفتہ کے لئے وقفِ عارضی میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ حاصل کر سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

درخواست ہائے دعا

• عاجزہ کا گلے کی گلٹی کا اپریشن ۲۰ اپریل ۸۳ء کو محترم لیفٹیننٹ جنرل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب نے سی ایم ایچ راولپنڈی میں کیا تھا اب روزانہ ایک ٹیکہ لگتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا کرے اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے آمین۔ (زکیہ عارف بیگم محمد نصیب صاحب عارف راولپنڈی)

• مکرم عبدالحمید صاحب جاوید صدر جماعت احمدیہ ٹنڈو غلام علی ضلع بدین کچھ عرصہ قبل عارضہ قلب سے بیمار ہو گئے تھے۔ آج کل صحت پھر خراب ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا کرے آمین۔ (سمیع اللہ قمر مربی سلسلہ مقیم بدین)

• عاجز کی ہمشیرہ صغریٰ درد گردہ اور پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے گزشتہ کئی ایام سے بیمار ہیں علاج کرایا جا رہا ہے مگر نمایاں افاقہ نہیں ہوا احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے جلد کامل صحت دے اور لمبی عمر سے نوازے آمین۔ (نعیم احمد عابد ۲۹ دارالرحمت شرقی ربوہ)

• عزیزہ منورہ جبیں اہلیہ میاں نسیم احمد صاحب (دختر چوہدری محمد شریف صاحب) گورونانک پورہ فیصل آباد جو اس وقت بیرون ملک مقیم ہیں بیمار ہیں جس کی وجہ سے گھر کے سب افراد پریشان ہیں ان کی جلد کامل صحت کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ (خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ)

• خاکسار کی والدہ محترمہ تاحال دائیں آنکھ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہیں ان کی کامل اور جلد شفایابی کے لیے قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے۔ (محمد انوار الحق مجاہد۔ گنج مغلپورہ لاہور)

• میرے کان میں عرصہ سے تکلیف ہے کان بہتا ہے علاج کروایا ہے لیکن مکمل صحت نہیں ہوئی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میری جلد شفایابی کے لیے دعا کریں۔ (محبوب احمد شاکر کورنگی کریک کراچی)

بقیہ: ایک تحقیقی مقالہ

کے لیے اس تمدنی زندگی میں غضِ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے۔ اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آجائے گی اور اس کی تمدنی ضرورت میں بھی فرق نہیں پڑے گا۔ یہی وہ خلق ہے جس کو احصان اور عفت کہتے ہیں"

("اسلامی اصول کی فلاسفی" صفحہ ۲۷۔ ۲ طبع اول ۱۸۹۷ء)

(باقی)

اعلان نکاح

۷ اپریل ۸۳ء کو بعد نماز مغرب محترم شیخ محمود الحسن صاحب نے میرے بیٹے مبشر احمد خان سلمہ کے نکاح ہمراہ فوزیہ ناصر صاحبہ بنت میجر (ریٹائرڈ) ناصر احمد صاحب سیال کا اعلان پچیس ہزار روپیہ مہر پر فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے۔ آمین۔ (سعید احمد خان ۱۳ بی ۳ گلبرگ ۳ لاہور)

دعائے مغفرت

والدہ ناصر احمد امینی و زوجہ عبدالحق صاحب امینی مرحوم ۱۰/۳/۸۳ کو وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب جماعت سے اور خاص طور پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے اعلیٰ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(محمد اختر بریڈفورڈ)

ناظم اطفال متوجہ ہوں!

۱۰ مئی تا ۱۷ مئی ۱۹۸۳ء ہفتہ تربیت منایا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔

سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

سفید موتیا کورس
CATARACT COURSE
1. Cataract Cure — کیٹریکٹ کیور
2. Cataract Tabs — کیٹریکٹ ٹیبلٹس
3. Cataract Drops — کیٹریکٹ ڈراپس
4. Cataract Powders — کیٹریکٹ پاؤڈرز
چھ ماہ کا کورس ۱۰۰/- روپے، چالیس روزہ ۶۰/- روپے
ناخونہ کورس ۴۰ روزہ ۶۰/- Pterygium Course
آنکھوں کی امراض کیلئے مندرجہ ذیل کیورز دستیاب ہیں
Eyes Cure — سوزش چشم۔ سپرنگ کٹار۔
Eyes Injuries Cure — آنکھوں کی چوٹ
Eyesight Cure — نظر کی کمزوری
Eye Ulcer Cure — آنکھ کا پھولا۔ زخم۔ السر
Foggy Eyesight Cure — نظر کا دھندلا پن
Glaucoma Cure — کالے موتیا کا خطرہ
Myopia Cure — دور کی نظر کمزور
Reading Diplopia Cure — پڑھنے میں دوہرے حروف
Reading Eyesight Cure — پڑھنے میں نظر کی کمزوری
-/15 روپے فی کیور۔ ڈاک سے -/5 روپے زائد۔
کیورز کی مکمل فہرست اور آئیز کیور گائیڈ مفت۔
لاہور آئیز کیور سنٹر: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
لاہور آئیز کیور سنٹر: بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ
لاہور آئیز کیور سنٹر: افضل میڈیکل سٹور ملتان روڈ چوک نیم خانہ
جھنگ آئیز کیور سنٹر: زرتاج کلینک کورٹ روڈ صدر
فیصل آباد آئیز کیور سنٹر: شاہ میڈیکو آئیکو کچہری بازار
سرگودھا آئیز کیور سنٹر: مشہور جنیوئن دواخانہ کچہری بازار
شیخوپورہ آئیز کیور سنٹر: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ
ہر شہر اور علاقہ میں آئی کیور سنٹر Eye Cure Centre
قائم کرنے کیلئے دلچسپی رکھنے والی باحیثیت پارٹیاں ہیڈ آفس سے براہ راست رابطہ قائم کریں۔
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر 606 / 807

تحریک جدید اور لجنات اماء اللہ

تحریک جدید دفتر سوم کے وعدے ابھی تک صرف ۹۲ لجنات سے وصول ہوئے ہیں۔ باقی لجنات بھی توجہ کریں اور جلد از جلد اپنے وعدوں کی فہرست بھجوائیں۔

یاد رہے کہ دفتر سوم ۱۹۶۵ء سے شروع ہوتا ہے۔ (سیکرٹری تحریک جدید دفتر سوم لجنہ مرکزیہ)

سپاس تعزیت

میرے والد محترم چوہدری کریم بخش صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ کوہاٹ کی وفات کے بعد بہت سے احباب جماعت نے اندرونِ پاکستان و بیرون پاکستان سے خطوطِ تعزیت لکھ کر میری اور میرے خاندان کے دوسرے افراد کی ڈھارس بندھائی ہے۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور یہ ملتجی ہوں کہ والد مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتے رہیں نیز میرے خاندان کے دوسرے افراد کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے آمین

(مشتاق احمد ظہیر صدر جماعت احمدیہ کوہاٹ)

داخلہ * الیکٹریشن
شروع * ریفریجریشن
ہے * ایئر کنڈیشننگ اینڈ
کلاسز ۱۴/۵/۸۳ سے شروع ہونگی
والدین اپنے بچوں کو میٹرک کے امتحان کے بعد بے کار نہ رکھیں۔
خدا تعالیٰ کے فضل سے اس ادارہ کے طلباء کورس کے دوران ہی کام کرنے کے قابل بن جاتے ہیں
اس ضمن میں ایک خط.....
افتخار حسین چک ۴۶ جنوبی سرگودھا سے تحریر فرماتے ہیں کہ انہیں ادارہ ہذا سے تربیت حاصل کرنے کے بعد منگلا کینٹ میں ۸۰۰/- روپے ماہوار کی سروس مل گئی ہے۔
التفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔
شکور پارک ربوہ
ہاؤسنگ سکیم ہر نقص سے پاک حق شفعہ سے مبرا مکمل ضمانت
فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
شکور پارک:۔ جسمیں پختہ سڑکیں، نالیاں، بجلی میٹھے پانی کی سپلائی، ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائیگی
شکور پارک:۔ بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ
رابطہ کیلئے:۔ پروپرائیٹر:۔
فون گھر ۴۱۶ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ فون دوکان ۶۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے چیلنج کے جواب میں نورانی صاحب پر خاموشی طاری ہے"

برمنگھم سے شائع ہونے والے ایک اُردو رسالے کے ایک کالم کا اقتباس!

نوٹ :- برطانیہ کے شہر برمنگھم سے شائع ہونے والے جریدے "صراط مستقیم" نے اپنی اپریل ۱۹۸۳ء کی اشاعت میں صفحہ ۱۹ پر ایک کالم میں "تلخ و شیریں" کے عنوان سے جناب مولانا شاہ احمد نورانی صاحب کے ایک دعوے کا ذکر کیا ہے کالم کا یہ حصہ من وعن قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

"یادش بخیر، پاکستان کے ایک مشہور عالم مولانا نورانی میاں گذشتہ دنوں مختلف ملکوں کی یاترا کے بعد جب لندن پہنچے تو ان کے بارے میں دو دلچسپ خبریں روزنامہ "جنگ" میں شائع ہوئیں۔

ایک میں نورانی میاں صاحب نے یہ دعویٰ کیا کہ ان کے اس دورے کے دوران آٹھ ہزار قادیانی افراد مسلمان ہوگئے ہیں اور دوسری خبر یہ ہے کہ ہیگ ہالینڈ میں نورانی صاحب نے جس مدرسہ (جسے یہ لوگ یونیورسٹی کہتے ہیں) کا افتتاح کیا۔ اس میں دو ہزار سے زیادہ علماء کرام نے شرکت کی۔ ہمارے خیال میں ان دونوں خبروں میں اگر جھوٹ نہیں تو مبالغہ آمیزی سے ضرور کام لیا گیا ہے۔

پہلی خبر کو تو لندن میں قادیانیوں کے نمائندے شیخ مبارک احمد نے فوراً چیلنج کر دیا۔ اور مولانا نورانی سے کہا کہ اگر وہ آٹھ ہزار کی بجائے صرف آٹھ آدمیوں کے نام ہی پیش کر دیں جو قادیانیت سے تائب ہوئے ہیں تب بھی ان کے دعوے کو درست تسلیم کر لیا جائے گا۔ مگر نورانی صاحب کی طرف سے ابھی تک خاموشی ہے اور ان کے لیے جواب دینا خاصا مشکل ہوگیا ہے۔ کیونکہ صرف آٹھ اور آٹھ ہزار میں بہت فرق ہے اور اگر نورانی صاحب آٹھ آدمیوں کے نام بھی پیش نہ کر سکیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ انہوں نے صاف جھوٹ بولا ہے اور محض سستی شہرت حاصل کرنے کے لیے یہ بیان دیا۔ بہرحال اگر آٹھ آدمیوں کو انہوں نے مسلمان کر بھی لیا تو یہ کوئی بڑا کارنامہ نہیں۔ آٹھ ہزار کو حلقہ بگوش اسلام کر لینا واقعی بڑا کام تھا، لیکن یہ کام اتنا آسان بھی نہیں اور ان لوگوں کے لیے تو خاصا مشکل ہے جو بیرونی ملکوں کے تبلیغ کے نام پر دورے صرف اس لیے کرتے ہیں کہ سال کے بعد اپنے مریدوں سے ملاقات کر کے ان سے محبت و عقیدت کے نذرانے وصول کریں۔

(صراط مستقیم - اپریل ۱۹۸۳ء صفحہ ۱۹)

(مرسلہ :- محترم مرزا نصیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ برمنگھم بتوسط وکالت تبشیر)

بقیہ: قبول احمدیت

ہر روک کو دور فرمائے۔

دوسرے دوست لکھتے ہیں :-

خلیفۃ المسیح الرابع ایدکم اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خاکسار نے چار روز ہوئے احمدیت کو قبول کیا۔ میں خدا کی حمد و ثنا کرتا ہوں کہ اس نے ایمان و یقین عطا فرمایا۔ میں نے اپنے ملک میں احمدیت کے متعلق تو نہ سنا تھا۔ انشاء اللہ اب اس پیغام کی اشاعت کروں گا۔

احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو استقامت فرمائے۔ یہ دوسروں کی بھی ہدایت کا موجب ہوں۔

پیارے امام کی خواہش ہے کہ سو ممالک میں آئندہ پانچ سات سالوں میں ہمارے مشن قائم ہو جائیں۔ الحمد للہ۔ رحمت کی ہوائیں احمدیت کے پیغام کو اپنے دوش پر لے جا رہی ہیں۔

السعی منا و الاتمام من اللہ۔

(مرسلہ :- وکالت تبشیر ربوہ)

درخواست دعا

• میرے ابا جان جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بیمار ہو گئے تھے اس کے بعد کچھ طبیعت سنبھلی تھی اب ۲۶ اپریل سے بیماری کا پھر حملہ ہوا ہے اور منگلا سی ایم ایچ میں داخل ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے ابا جان کو جلد کامل شفا عطا فرمائے آمین۔

(امۃ الرشید شوکت بنت ماسٹر محمد حسین پیرپور آزاد کشمیر)

یوگنڈا میں بیداری

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کا خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت پر خاص اثر ہو رہا ہے اور دوستوں میں غیر معمولی بیداری کی روح پیدا ہو رہی ہے۔

چنانچہ مکرم جلال الدین قمر صاحب امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا تحریر کرتے ہیں کہ چودہ نئے چندہ دہندگان بنے ہیں اور کئی دہندگان نے اپنا چندہ دوگنا ادا کرنا شروع کر دیا ہے بلکہ بعض کا چندہ تین گنا ہو گیا ہے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ احباب یوگنڈا کے جذبہ میں مزید برکت ڈالے اور بیش از بیش خدمت اور قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین (وکیل المال ثانی، تحریک جدید)

عہدیداران مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ دو سال کیلئے مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ ربوہ کے درج ذیل عہدیداران کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔

۱۔ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب : صدر : ۲۔ محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق : نائب صدر، ۳۔ خاکسار محمود احمد : جنرل سیکرٹری : ۴۔ محترم ملک منصور احمد صاحب عمر سیکرٹری تجنید و مال ۵۔ محترم سلطان محمود صاحب انور : ممبر : ۶۔ محترم محمد شفیع صاحب اشرف : ممبر، ۷۔ محترم اللہ بخش صاحب صادق : ممبر : ۸۔ محترم لئیق احمد صاحب طاہر : ممبر : ۹۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب : ممبر۔

اللہ تعالیٰ مجلس کے لئے یہ انتخاب مبارک فرمائے اور سعی مشکور بجالانے کی توفیق بخشے (آمین)

ممبران مجلس طلباء سابق کی خدمت میں درخواست ہے کہ عہدیداران سے خصوصی تعاون فرمائیں۔

(جنرل سیکرٹری مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ)

تلاش گمشدہ

ایک دوست کی ایک قمیص اور تہہ بند اور کچھ کاغذات ربوہ میں کسی جگہ گر گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو نظارت امور عامہ میں اطلاع دیکر ممنون فرماویں۔ (ناظر امور عامہ)

طبعیات کے جدید نظریات اور تخلیقِ کائنات

ADVANCES IN PARTICLE PHYSICS & ITS IMPLICATIONS IN COSMOLOGY

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ربوہ کے زیر اہتمام انصار اللہ ہال میں مورخہ ۶ مئی بروز جمعہ "طبعیات کے جدید نظریات اور تخلیقِ کائنات" کے عنوان پر پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ایک لیکچر دے رہے ہیں۔ لیکچر کا وقت شام ۵ بجے ہے۔ طلباء اور علم دوست احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔ (صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ ربوہ)

وقفِ جدید کا ایک اہم کام غیر مسلموں میں تبلیغ ہے احباب اس مد میں مالی قربانی پیش فرمائیں۔

ناظم مال وقف جدید ربوہ